آخر کتاب میں بوہرہ فرقے کی ایک کتاب "عہد فاطمی میں علم و ادب" سے ایک "مستند دستاویز" کے عنوان کا ایک اقتباس ہے جس سے فاطمیوں کے معتقدات کی ایک اجمالی تصویر سامنے آجاتی ہے۔ فاطمیوں کی باطنیت کے بارے میں جو اس قدر غلط باتیں کہی گئی ہیں، اُن کا جواب یوں دیا گیا ہے:۔

"اس میں کوئی شک نہیں کہ اسماعیلیوں نے باطن پر بہت زور دیا ہے اور اہلِ سنت کو اہلِ ظاہر کہا ہے، مگر اُنہوں نے ظاہر سے کبھی تغافل نہیں برتا۔ جس طرح اُن کا یہ اعتقاد ہے کہ ہر ظاہر کا باطن ہے، اسی طرح ان کا یہ بھی ایمان ہے کہ ہر باطن کا ظاہر ہونا ضروری ہے۔ ظاہر و باطن دونوں میں چولی دامن کا ساتھ ہے، دونوں ایک دوسرے سے کبھی جدا نہیں ہو سکتے، آپس میں ان دونوں کا ربط جسم و روح کے تعلق کے مانند ہے۔ ان دونوں کے آپس میں لازم و ملزوم رہنے ہی سے فائدے حاصل ہو سکتے ہیں۔ صلوٰۃ، زکوٰۃ، صوم، حج، جہاد کی پابندی ہر مومن کے لئے واجب اور فرض ہے۔ ظاہر کی پابندی کے بعد باطن یعنی عبادت عملیہ لازم قرار دی گئی۔ فاطمیوں نے کبھی بھی ابطال عبادت کا ارتکاب نہیں کیا، جیسا کہ عام طور سے مورخین نے ان پر الزام لگایا ہے......"

مصنف نے اس کتاب میں منتشر طور پر جو کچھ جمع کر دیا ہے۔ اگر وہ اُسے ترتیب سے جمع کرتے تو دولتِ فاطمیہ کی تاریخ کے بارے میں اس میں کافی مواد تھا۔

اُردو

انجمن ترقیِ اُردو [پاکستان] کا سہ ماہی رسالہ

انجمن ترقیِ اُردو پاکستان کے منتظمین نے انجمن کے تاریخی سہ ماہی رسالہ "اردو" کو نئے سرے سے جاری کر کے بہت بڑی ادبی خدمت کا بیڑا اُٹھایا ہے۔ خدا کرے وہ اپنے ان نیک ارادوں میں کامیاب ہوں۔ ہمارے پیشِ نظر اس کا جولائی ۱۹۶۶ء کا شمارہ ہے۔ اس کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ بابائے اُردو مولوی عبدالحق مرحوم نے ایک زمانے میں اس رسالے کا جو معیار قائم کیا تھا، موجودہ ادارۂ تحریر کے ارکان نے اُسے سامنے رکھا ہے۔ اور وہ اس کو صحیح معنوں میں اُسی طرح کا ادبی تحقیقی رسالہ بنانا چاہتے تھے، جیسے کہ وہ کبھی اپنے اچھے دنوں میں تھا۔

سہ ماہی "اُردو" سالہا سال تک اورنگ آباد دکن سے جہاں کہ انجمن ترقیِ اُردو ہند کا دفتر تھا، نکلتا رہا ہے، اِس دور میں "اُردو" نے اردو زبان کی تحقیق اور اردو ادب کو رنگ و آب دینے اور نئی معنویت

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سے مالا مال کرنے میں جو کام کیا، وہ ہمیشہ یادگار رہے گا۔ زیرِ نظر شمارہ اُس دَور کی یاد تازہ کرتا ہے، اور اس سے اُمید بندھتی ہے کہ وہ اُردو زبان اور اُردو ادب کے سلسلے میں وہ تحقیقی و تخلیقی کردار ادا کر سکے گا۔ جو کسی زمانے میں مولوی عبدالحق صاحب کے "اُردو" نے کیا تھا۔ اُس دَور کا "اُردو" ایک خالص ادبی پرچہ تھا، صحیح معنوں میں ایک بلند پایہ ادبی پرچہ، جس پر کہ ایک زبان بجا طور پر فخر کر سکتی ہے۔

اس شمارے میں کئی ایک تحقیقی مضامین ہیں۔ "بادۂ کہن" کے عنوان کے تحت قدیم اُردو شعراء کا کلام دیا گیا ہے۔ ایک غیر مطبوعہ مکتوب سرسید احمد خان کا ہے، جو اُنہوں نے نواب وقار الملک کے نام لکھا تھا اور چونکہ اس میں سرسیدؒ نے نواب صاحب کو بہت تلخ باتیں کہی تھیں، اس لئے اب تک اسے کسی مجموعے میں عمداً شامل نہیں کیا گیا۔ زیرِ نظر شمارہ میں مرتبین نے یہ خط شائع کر کے ان دونوں بزرگوں کے باہمی تعلقات کے ایک گوشے کو بے نقاب کیا ہے، جس سے ان دونوں کی عظمت ظاہر ہوتی ہے۔

مضمون "خطاطی کے چند نادر نمونے" میں انجمن کے بعض نوادر کا تعارف کرایا گیا ہے۔ مضمون کے ساتھ خوش نویسی کی چند وصلیوں کے نمونے بھی شائع کئے گئے ہیں۔

پہلے دَور کے "اردو" کی ایک بہت بڑی خصوصیت اُس کے نئی کتابوں پر تبصرے ہوتے تھے۔ یہ خوشی کی بات ہے کہ اس شمارے میں جو تبصرے ہیں، اُن میں بہت حد تک وہ تنقیدی روایت قائم رکھی گئی ہے، جو ایک زمانے میں رسالہ "اُردو" کی خصوصیت تھی۔ بدقسمتی سے ہمارے ہاں نئی کتابوں پر تنقید و تبصرہ کا کوئی معیار نہیں رہا اور ایک عام قاری اکثر رسالوں کے تبصرے پڑھ کر کتابوں کے بارے میں صحیح رائے قائم نہیں کر سکتا۔ ہمیں اُمید ہے رسالہ "اُردو" ادب کی یہ اہم خدمت اپنے ذمے لے گا، اور اس طرح ادب کی صحیح رہنمائی کرنے کا فرض ادا کرے گا۔

رسالے کی قیمت فی پرچہ ساڑھے تین روپے اور سالانہ بارہ روپے ہے، ناشر انجمن ترقیِ اُردو، بابائے اُردو روڈ، کراچی۔

(م۔ س)

طابع : ظہیر الدین   مطبع : استقلال پریس لاہور

ناشر : ڈاکٹر فضل الرحمٰن۔ ادارۂ تحقیقات اسلامی۔ راولپنڈی